

خطبات.

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 140

Track 1

Time 01:11:02

انبیاء کا وارث کون ہے ؟

تبلیغ کلاس شروع کریں ؟

تبلیغ کس کو کریں ؟ (حیدرآباد عرس 06-1-22)

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

... تلاوت سورۃ البلد ... لا اقسم بهذا البلد

پیارے بچوں، عزیز دوستوں، محترم خواتین و حضرات حضور قلندر بابا اولیاء اللہ کے ایسے بزرگیدار اور آلحضرات بزرگ ہیں جن کا چرچہ ایک دنیا یا دنیاؤں میں نہیں ہے بلکہ عالمین میں ہے جس طرح یہاں انسانوں نے قلندر بابا اولیاء کا امام کا غل غلا کیا ہے اسی طرح فرشتوں کی مجالس میں بھی قلندر بابا اولیاء کا تذکرہ عام ہے جس طرح فرشتوں کی مجالس اس میں ہے حضور قلندر بابا اولیاء کا نام نامی اسم گرامی عزت اور احترام سے لیا جاتا ہے اسی طرح اولیاء اللہ کے صفحوں میں بھی حضور قلندر بابا اولیاء کا نام ایک بڑا نام ہے اولیاء اللہ کی مجالس میں حضور قلندر بابا اولیاء کا جو مقام ہے اس مقام کی تصدیق رسول اللہ کے دربار میں ہو تی ہے ایک عظیم شان ہستی اور بزرگی اللہ نے اس دنیا میں بھیجی اور یہ اللہ تعالیٰ کی ایک سنت ہے سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اپنی مخلوق میں اچھائی اور برائی کا تصور اجاگر کر کے لئے اچھائی اور برائی کا تصور پیغمبروں کے ذریعہ انسان کو سیکھا یا پیغمبروں کی تعلیمات پر جب غور و فکر کیا جاتا ہے اس میں آسمانی کتابیں آسمانی صحائف اور آخری کتاب قرآن کریم کی تعلیمات کو جب پایا جاتا ہے تو وہاں دو باتوں کا باوضاحت تذکرہ ہے تو انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو تمام مخلوقات سے افضل اور اشرف ہے اور اس مخلوقات کے افضل اور اشرف ہونے کا سبب یہ ہے کہ اس مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے ایسے حواس عطا کئے ہیں کہ وہ حواس جو

sencec

اچھائی اور برائی کو دیکھتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں پڑھتے بھی ہیں، اور  
 اپنے اختیار استعمال کرنے انہیں قبول بھی کر سکتے ہیں اور انہیں رد بھی کر  
 سکتے ہیں تمام پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم، حضرت  
 نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت  
 موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور آخری نبی ﷺ تعلیمات کا خلاصہ یہ ہیں کہ انسان  
 ایک ایسا فرد ہے ایک ایسی ذات ہے علم کا ایک ایسا ریکارڈ ہے جو دوسری تمام  
 مخلوقات میں کسی دوسری مخلوق کو کسی دوسری نوع کو اللہ تعالیٰ نے یہ  
 اعزاز عطا نہیں کیا اب وہی اعزاز یہی ہے کہ یہ حیوانات سے ممتاز ہے اور  
 حیوانات جن حواس میں زندگی گزارتے ہیں وہ تمام حواس بھی انسان کو اللہ  
 تعالیٰ نے عطا کئے ہیں فطرت اور ذلت دونوں میں قدر مشترک ہے دونوں  
 میں فطرت بھی دونوں میں ہے اور ذلت بھی دونوں میں ہے اور انسان کی  
 ایک خصوصیت ہے وہ خصوصیت یہ ہے کہ وہ اچھائی اور برائی کا امتیاز کر سکتا  
 ہے اگر اچھائی اور برائی میں امتیاز نہ ہو تو اچھائی اور برائی کا اختیار بھی  
 نہیں ہوگا اچھائی اور برائی کا اختیار ایسی وقت زیر بحث آتا ہے جب انسان یا  
 کوئی بھی مخلوق اچھائی اور برائی سے واقف ہو اور اس میں تائیس کر سکے  
 یہ اسلسلہ اللہ تعالیٰ نے نہیں معلوم کب سے شروع کیا ہو سکتا ہے حضرت آدم  
 علیہ السلام سے پہلے سے یہ اسلسلہ قائم ہو یہ بھی ہو سکتا ہے حضرت آدم  
 علیہ السلام سے پہلے نہ معلوم کتنے پیغمبر تشریف لائے ہوں اس لئے کہ جب  
 حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کا  
 تعارف فرشتوں سے اور مخلوقات سے کروایا گیا تو سب کے حالات دیکھ کر یہ  
 بات سمجھ میں آتی ہے کہ دنیا یہ کائنات آدم علیہ السلام کے بعد تخلیق نہیں  
 ہوئی آدم علیہ السلام سے پہلے تخلیق شدہ ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانہ انی  
 جعلونہ... کہ میں زمین میں اپنائے اور خلیفہ بنانے والا ہوں اس بات کی طرف  
 رہنمائی کرتا ہے کہ مخلوقات موجود ہیں زمین بھی موجود ہے زمین اگر  
 موجود ہے تو زمین کے اندر انتظام و انفراد بھی پہلے سے موجود ہے زمین پر  
 نائب اور خلیفہ بنا نہ والا ہوں فرشتوں کے سامنے حضرت آدم نے یہ بات بیان کی  
 فرشتوں نے کہا قالو... آپ جو مخلوق بنا رہے ہیں پیدا کر رہے ہیں وہ خون  
 خراب اور فساد برپا کر دے گا زمین میفرشتوں کا یہ کہنا کہ خون خراب اور  
 فساد برپا کر دے گا آدم یہ اس طرف اشارہ ہے اس طرف رہنمائی ہے زمین پر  
 آدم سے پہلے خون خراب فساد موجود تھا اگر زمین پر خون خراب اور فساد  
 موجود نہ ہو تا تو فرشتے یہ نہ کہتے یہ خون خراب اور فساد برپا کر دے گا  
 فرشتے ان بات سے واقف تھے جن آدم کو جن عناصر سے تخلیق کیا گیا ان  
 عناصر میں فساد ہے، خونیزی ہے، ظلم ہے، آدمی ہے، اکیلیزی ہے، اللہ تعالیٰ نے  
 فرشتوں کی یہ بات سن کر یہ نہ فرمایا کہ نہیں خون خراب نہیں کرے گا،  
 فساد نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اطمینان کر دیا کہ لئے اللہ تعالیٰ کا  
 ایک میزاج ہے اللہ تعالیٰ کوئی بات سوچتے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے میزاج میں

کوئی جبر بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ناعوذ باللہ طوبہ استغفار کوئی غصہ والہ بھی نہیں ہے بس جو کہہ دیا وہ کرو خبر دار جو تو تڑاک کی تو ایسا نہیں ہے حضرت ابراہیمؑ نہ کہہا اللہ تعالیٰ یہ مرنے کے بعد کیسے زندہ ہو سکتا ہے آدمی تو مر گیا اس کا توسارا جسم مٹی میں تبدیل ہو گیا مٹی کے ذرات بن گئے اللہ میاں نہ ہو چھا کیا تم میں یقین نہیں ہے کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نہ عرض کیا یقین تو آیا ہے لیکن میں قلب چاہتا ہوں دیکھنا چاہتا ہوں دیکھئے اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہوئے یہ نہیں کہہا او گستاخ ناعوذ باللہ استغفار کہ آپ یہ گستاخی کر رہے ہیں ابراہیمؑ بس ہم نہ جو کہہ دیا بس ہم زندہ کر سکتے ہیں حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں نہیں آپ زندہ کر سکتے ہیں مجھے یقین ہے لیکن میں آنکھوں سے دیکھ کر اپنا اطمینان چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نہ فرمایا ٹھیک ہے چار پرندے لو ان کو ذبح کر وان سب کا ایک ساتھ قیمہ کر لو تو انہیں پہاڑیوں پر ڈال دو اور کہو کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر تمہارے پاس آجائیں حضرت ابراہیمؑ نہ مشاہدہ کر نہ کہہ لئے حضرت ابراہیمؑ نہ اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے پرندے لئے ان کو ذبح کیا ان کا قیمہ بنا یا انہیں پہاڑیوں پر رکھا اور کہہا کہ اللہ کے حکم سے اٹھ کر آجائو وہ پرندے اٹھ کر آگئے زندہ ہو گئے اور حضرت ابراہیمؑ کو اطمینان قلب حاصل ہو گیا اس سے اللہ تعالیٰ کے میزاج کا پتا چلتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کا علم حاصل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب دین کا معاملہ آتا ہے تو وہ کہتے ہیں دین میں جبر نہیں ہے... بھئی دین میں جبر نہیں ہے تمہاری مرضی ہے قبول کر لو تمہاری مرضی ہے قبول نہ کرو اگر تم دین قبول کر لو گے تو یہ مراد ملیں گی یہ نعمتیں حاصل ہوں گی جتنی زیادہ قبولیت ہو گی جبر کے بغیر اتنا تم سے قریب ہو جائو گے اور اگر بھئی تمہارا دل چاہتا ہے تم ہمارے قریب نہ آنا چاہتے ہمارے جنت کی نعمتیں حاصل کرنا نہیں چاہتے جبر نہیں ہے اور اگر تم نہ ہمارے قربت کو پسند نہیں کیا ہمارے انعام و اکرامات کو تم قبول کرنا کو تیار نہیں ہو تو ہم تمہاری ہوا بند نہیں کر گے ہم تمہارا حق پانی بھی کر دیں گے آکسیجن بن ہو گی جس طرح ایک کافر کہتا ہے میں تڑپتا ہوں جس طرح ایک کافر کا دل پمپنگ کرتا ہے اس طرح ایک مومن کا دل پمپنگ کرتا ہے جس طرح ایک کافر سو تا ہے اس طرح ایک مومن بھی سو تا ہے جس طرح اللہ کا ایک باغی سرکش شدادش ناموش سانس لیتا ہے اس طرح اللہ کے سارے بند سانس لیتے ہیں اللہ کے لئے کیا مشکل کام ہے جبر نہیں ہے البتہ اگر تم میرے راستے پر چلو گے تو تم میرے ہو اور اگر تم میرے راستے پر نہیں چلو گے تو میں جبر نہیں کرتا جب تم نہ خود ہی فاصلہ کر لیا تم میرے بن کر نہیں رہنا چاہتے تو جب اللہ تعالیٰ نہ آدم کو تخلیق کیا یا آدم سے پہلے اور مخلوقات تھیں جس کا میں قرآن پاک سے پہلے وہ مخلوق ایک فرشتہ اور ایک جنات فرشتہ اور جنات تیسری مخلوق آدم نوع انسانی جیسے آپ کہتے ہیں اب نوع انسانی کو جب اللہ تعالیٰ نہ پیدا کیا اس دنیا میں تو فرشتوں کے یہ کہنے کے مطابق یہ خون خرابہ اور فساد برپا کرے گا ، اور

اللہ تعالیٰ نے جو وہاں ایک ماحول بنایا ماحول دیا کہ آدم کو علم سیکھا یا فرشتوں سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ خون خرابہ نہیں کرے گا بلکہ آدم سے یہ کہہ سکتا ہے کہ آدم لاسمائے... کہہ سکتا ہے کہ آدم کو علم سیکھا یا اپنی صفات کا علم آدم سے کہہ سکتا ہے کہ آدم نے جو تمہیں علم سیکھا یا فرشتہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں تم خون خرابہ فساد برپا کرو گا تم بھٹی یہ علم بیان کر دو تم عرض ہم علی الملائکتہ... پھر آدم نے اس علم کو فرشتوں کے سامنے بیان کیا فرشتوں نے کہہ... فقال انبیونی ب اسمائہ ہوا ان کنتم صدیقین... قالو سبحنک لاعلمالنا... کہہ صاحب یہ جو آدم علیہ السلام نے جو علم بیان کیا یہ کہہ نہیں جانتے بس ٹھیک ہے جب آدم علیہ السلام کا علم تم نے نہیں جانتے تو اس علم کی بنیاد پر تم آدم کی حاکمیت قبول کرو سجده سے مراد آدم کو سجده کرو اور حاکمیت قبول کرو جو فرشتوں نے آدم کی حاکمیت قبول کر لی جنات نے یہ حاکمیت قبول نہیں کی جو آپ کو قرآن پاک کا قصہ معلوم ہے کہ جس نے فرشتوں نے قبول کر لیا آدم کی حاکمیت کو فرشتہ اللہ تعالیٰ کے چہیت بن گئے جو ہمارے سامنے ہیں ایک فرشتہ، ایک جنات، ایک آدم فرشتہ بھی پہلا ہے موجود تھے جنات بھی پہلا ہے موجود تھے اب تیسری آدم کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا اور زمین میں اپنی نیامت اور خلافت قائم کر نے کہ آدم کو پیدا کیا اور نیامت اور خلافت استعمال کر نے کہ لے نیامت اور خلافت کی فرائض کی نشاندہی کر نے کہ لے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو استعمال کر نے کہ لے، کائنات پر حاکمیت قائم کر نے کہ لے آدم اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا علم سیکھا یا یعنی تخلیقی عوامل آدم کو سیکھا دیئے دوسرا جو زمین بناس طرف رجوع ہوا کہ اس انعام میں کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا علم سیکھا دیا آدم حاکم بن گیا پھر ارض سے مراد زمین ایک زمین نہیں ہے جتنے بھی دنیا یاں جتنے بھی عالمین میں دنیا ہے وہ سب کا مطلب ہے ارض اب حاکم کی حیثیت سے کائنات میں حاکم کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے علم اختیار کے تحت اب آدم کی رہائش کا انتظام ہوا آدم حوا کی رہائش کا انتظام ہوا حاکمیت کی بنیاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت میں بھیج دیا یہی آپ دیکھیں اس کو اسٹیپ بائے اسٹیپ چلیں یہ کس طرح یعنی یہ جو واقعہ ہے تخلیق کائنات کا آدم سے متعلق کس طرح شروع ہوا اور فی الارض خلیفہ... میزمین پر اپنا نائب بنا نے والا ہوں اب زمین پر نائب اللہ تعالیٰ نے بنا یا تو ظاہر ہے تعارف کروا رہے ہیں اللہ تعالیٰ بھٹی آدم میرا نائب اور خلیفہ ہے پہلا جو بھی ہوا اب فی الارض خلیفہ... موجود ہے کائنات جنات بھی موجود ہے، فرشتہ بھی موجود ہے، زمین بھی موجود ہے، جنت بھی موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آدم کو میں نے بنایا پھر آدم کہہ لے میں نے جنت بنائی جنت پہلا ہے موجود ہے یا آدم سکن اتنا وزوج جنت... اب تم حاکم ہو کائنات کے زمین میبفی الارض... زمین پر نہیں زمین میں فی الارض... زمین پر اور میں، میں فرق ہے فی الارض... زمین میں تم ہمارے نائب اور خلیفہ ہو نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے اب تمہیں ہم جو رہائشی علاقہ تخصیص کر رہے

ہیں۔ عینیت کر رہے ہیں۔ وہ جنت میں رہے اور تم ہماری بیوی دونوں جنت میں رہے۔ اب ایسے ایک بڑا یہ بھی مسئلہ حل ہو تا ہے کہ ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ آدم جنت میں تھے بہت اکیلے تنہا اور تنہائی کا انہیں احساس ہوا۔ پریشان ہوئے انہوں نے حوریں دیکھیں تو یہ حوریں دوسرے صنعت کی تھیں دوسرے نوع کی تھیں تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ مجھے میری نوع کی جو بیوی عطا کر دو یا ساتھی عطا کر دو ایسا نہیں ہے یا آدم سکن اتنا و زوجہ... کہ تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت بھی ہے آدم علیہ السلام اور اما حوا دونوں گئے جنت میں چلے گئے اب اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ جنت ہم نے تمہیں دی اس کا کتنا رقبہ ہے اس کا کوئی حساب نہیں لاکھومیل ہے کروڑوں میل ہے تو جنت میں کتنی نعمتیں ہیں اس کا بھی کوئی حساب نہیں ہے اس میں نہریں بھی ہیں، شہد کی نہریں بھی ہیں، دودھ کی نہریں بھی ہیں، ہر قسم کا پھل فروٹ بھی ہے حوریں بھی ہیں غلمان بھی ہیں باغات بھی ہیں اچھا ہر وہ چیز جنت میں موجود ہے جو سکون کا باعث ہو سکتی ہے بیچس سے آرام مل سکتا ہے تم اور ہماری بیوی جنت میں رہے آدم سکن اتنا و زوجہ جنت... بس اس میں کھاؤں پیو کھاؤں پیو فقلو... بس اس میں سے کھاؤں پیو کھاؤں پیو فقلو منہا رغدا... اس میں سے کھاؤں پیو منہا رغدا... خوش ہو کر فقلو منہا رغدا خوش ہو کر حیث شتتہ... جاں سے دل چاہے یعنی جنت کا جو رقبہ ہے اگر وہ ایک کروڑ میل ہے دو کروڑ میل ہے تو اللہ کوپتا ہے کسی کو پتا نہیں جنت کا کتنا بڑا رقبہ ہے کروڑوں میل کی جو یہ زمین ہے جنت کی اور اس کروڑوں میل میں جنت بھی باغات ہیں جنت بھی چشمہ ہیں جنت بھی آبشار ہیں، جنت بھی فارل ہیں جنت بھی پھاڑ ہیں جنت بھی میدان ہے جنت بھی درخت ہیں سب تمہارے لئے ہیں اور دوسری بات اللہ تعالیٰ تمہارے خلیفہ ہے ہم نے تمہیں نیامت کے فرائض انجام دینے کے لئے علم سیکھا دیا ہے قانون بنا دیا ہے اور فرشتوں کو تمہارا مزدور بنا کر تمہارا محکوم کر دیا تمہارے طاد کر دیا اب فرشتہ وہ کریں گے اب فرشتہ وہ کریں گے جو تم کو گے تمہارے کہنے سے نہیں ہم نے تمہیں اختیار دے دیا تو ارائی اختیار کے تحت جو تمہیں توفیق دے فرشتہ تمہارے طاد کارکن ہے، تمہارے کلر ہیں، اور رقبہ کے لئے ہم تمہیں جگہ دے رہے ہیں ہمارے خلیفہ ہو ہمارے نائب ہو، ہم نے تمہیں کائنات پر حاکم بنا دیا ہے تو شرف یہ ہے کہ یہاں خوش ہو کر رہنا ہے ولا تقربا ہذا الشجرہ... پہلی بات تو یہ ہے تمہیں یہاں جنت میں خوش ہو کر رہنا ہے سیدھی سی بات ہے اگر تم خوش ہو کر نہیں رہے تو تمہارے یہاں جنت میں تصوف نہیں چلے گا سیدھی سی بات اگر تم یہاں جنت میں خوش نہ رہے تو پھر تم جنت میں نہیں رہے سکتے اچھا اب خوش تم کیسے رہو گے یہ جو درخت اس کی بہت ساری کتابوں میں تفصیلات ملتی ہیں کوئی کہتا ہے گویا کادانہ کوئی کہتا ہے سب سے کوئی کچھ کہتا ہے ولا تقربا ہذا الشجرہ... اس درخت کے

قریب نہ جا نا اور اگر تم نہ اس بات کو یاد نہ رکھا چاہئے سیم تم سد ہو جائے  
 چاہے بھول بھی ہو جائے بھول سد اس درخت کے قریب چلے جائو لاتقر با ہذا  
 الشجرة وتكون من الظالمين... اب تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا اگر تم نہ اس  
 درخت کے قریب چلے گئے چاہے ت، بھول کر ہی چلے گئے چاہے تمہارے ذہن میں  
 شیطان نہ وسوسہ ڈالا یا کوئی بھی صورت ہوئی بس شرط یہ ہے کہ اس  
 درخت کے قریب نہ جا نا ورنہ تم اپنے اوپر ظلم کرو گے ظالمی بات نہ  
 شیطان کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے کہ اس نہ سجدے نہیں کیا فرشتوں نہ  
 سجدے کر لیا اب وہاں اس نہ یہ بھی کہے دیا کہ صاحب میں تو اس کو پریشان  
 کرنا ہے بھلا کانا ہے آگے سد پیچھے سد دائیں سد بائیں سد اوپر سد نیچے سد یعنی  
 اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پیدا ہو گئی شیطان نہ اندر کے آدم  
 کیوں خلیفہ بن گیا آدم علیہ السلام سد بھول ہو گئی شیطان نہ وسوسہ ڈالا  
 جو بھی ہے تو شجر... و لاتقر با ہذا الشجرة... اس درخت کے قریب نہ جا نا  
 درخت کیسے کہتے ہیں درخت کا مطلب ہے ایک ایسا تنا جس میں بے شمار  
 شاخیں نکلتی ہیں ہر شاخ میں شاخ نکلتی ہے اور ہر شاخ میں شاخ جو نکلتی  
 ہے نہ اس میں پتے در پتے ہوئے ہیں ایک ایسا پھیلا ہوا ایک ایسا جال ایک ایسا نیٹ  
 ورک جو لامحدود ہو جس کے پتے شمار نہ ہو سکیں اس کو درخت کہتے  
 بیوتکونا من الظالمین... اگر تم درخت کے قریب چلے گئے تو ظالموں میں شمار  
 ہو گا ظلم کیا ہے ظلم برائی ہے ظلم فساد ہے ظلم خون خرابہ ہے یعنی اگر  
 اس درخت کے قریب چلے گئے تو ایسے جال میں گرفتار ہو جائو گے جو جال تمہیں  
 ظلم سد نکلتے نہیں دے گا پریشانی سد نہیں نکلتے دے گا اس کا مطلب ہے  
 ایک برائی کا بھی درخت ہو تا ہے ایک بھلائی کا بھی درخت ہو تا ہے اچھائی کا  
 بھی درخت ہے اور برائی کا بھی درخت ہے اب کیا صورت حال ہوئی اس کی  
 ساری کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں کہ ہماری نیابت اور خلافت کے من سب پر  
 فائز بند ظلم طادی خون خرابہ فساد کا درخت نہیں بن سکتا رغداً شتتاً...  
 خوش ہو کر کھاؤ پئو بھی ایک درخت ہے خوشی بھی ایک درخت ہے آپ نہ  
 دیکھا ہو گا نہ ایک پریشانی تو پریشانی میں سد پریشانی ایک مصیبت اور ایک  
 خوشی در خوشی، خوشی در خوشی جب انسان خوش ہو تا ہے تو اتنی خوشیاں  
 اس کے ارد گرد نظر آتی ہیں جو پہلے سد موجود ہوتی ہیں وہ کہتا ہے یا تو  
 غم کی کوئی چیز ہے نہیں اور جب وہ پریشان ہو تا ہے تو اس اتنی  
 پریشانیاں ارد گرد درخت کی طرح نظر آتی ہیں وہ کہتا ہے کہ اس دنیا میں  
 تو خوشی نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نہ حضرت آدم علیہ  
 السلام کو خوش ہو نہ کہ لئے بھیجا اور وہاں جو کچھ نہیں ہوا شیطان نہ  
 بھڑکایا وسوسہ ڈالا اور وہ درخت کے قریب چلے گئے تو جنت نہ انہیں رد کر دیا  
 کہ بھئی اب جنت میں تم نہ رہیں رہیں جنت میں نہ رہیں رہیں نہ خوشی  
 نظر آئی آدم زمین پر آگئے اب اللہ تعالیٰ نہ فرمایا اب تم زمین پر اتر جائو... آدم  
 علیہ السلام پریشان ہوئے روئے گڑگڑائے اپنی خطائوں پر معافی مانگی اللہ نہ

کہ اٹھیک ۱۱ زمین پر جائو اگر تم نہ ۱۱ ثابت کر دیا جب ۱۱ تم ۱۱ میں جنت میں  
 بھیجا تا تم اس پوزیشن میں آگئے ۱۱ تو ۱۱ تم دو بار ۱۱ جنت میں بھیج دیں گے اور اگر  
 تم ۱۱ ثابت نہ ۱۱ کر سکو ۱۱ تو تم جنت میں آئے ۱۱ سکتے ۱۱ آدم علیہ السلام آگئے ۱۱ آگئے  
 کیا پھینک دئے گئے ۱۱ لقد خلقنا انسان فی احسن تقویم ... ثم رددناه اسفل سافلین...  
 ۱۱ تم نہ ۱۱ انسان کی بہترین تخلیق کی ۱۱ ہماری بہترین صناعی انسان ۱۱ لیکن تم  
 رددنا اسفل سافلین... میں پڑا ۱۱ ہوا ۱۱ اس نہ ۱۱ اپنی تخلیق کے بار ۱۱ میں کبھی سو  
 چا ۱۱ ہی نہ ۱۱ میں احسن تقویم کو اس نہ ۱۱ تلاش ۱۱ ہی نہ ۱۱ میں کیا آدم آگئے ۱۱ جنت میں اب  
 اس کا پھر مظاہر ۱۱ ہوا ۱۱ جنت کی زندگی دیکھیں جنت کی زندگی اللہ نہ ۱۱ کہ  
 خوش ۱۱ ہو کر کھائو درخت کے قریب نہ ۱۱ میں جائو یعنی ظلم نہ ۱۱ میں کرنا اپنے اوپر  
 درخت کے قریب نہ ۱۱ جانے کا مطلب اپنے اوپر اپنے اوپر ظلم نہ ۱۱ میں کرنا خوش ۱۱ ہو کر  
 کھا نا پینا سب جنت تمہاری ۱۱ ہو ۱۱ نہ ۱۱ میں ۱۱ ہو سکتا شیطان نہ ۱۱ بلکہ یا ٹھیک ۱۱  
 لیکن بلکہ ۱۱ میں کیوں آئے اللہ تعالیٰ نہ ۱۱ معاف بھی کر دیا پھر زمین پر وہی  
 سلسلہ شروع ۱۱ ہوا آدم علیہ السلام کی جوڑواں اولاد ۱۱ وہی تھیں جو کتابوں میں  
 لکھا ۱۱ ہوا ۱۱ جوڑواں اولادیں ۱۱ وہی تھی ایک لڑکا ۱۱ وہی تھا ایک لڑکی پیدا ۱۱ وہی  
 تھی تو آدم علیہ السلام نہ ۱۱ یہ انتظام کیا کہ جوڑواں بچوں میں جو ۱۱ نہ ۱۱ وہی  
 تھی وہ ۱۱ پہلے ۱۱ کے ساتھ بیاہ دیتے تھے اب آدم علیہ السلام کے دو بھائی دو بیٹے ۱۱ ہابل  
 کابل ان دونوں میں سے ایک نہ ۱۱ کہ ۱۱ نہ ۱۱ میں نہ ۱۱ میں جو میرے ساتھ بیٹی پیدا ۱۱ وہی ۱۱  
 میں تو اس کے ساتھ شادی کر نی ۱۱ آدم علیہ السلام نہ ۱۱ کہ ۱۱ یہ تو نہ ۱۱ میں ۱۱ ہو سکتا  
 خیر وہ ۱۱ جھگڑا ۱۱ ہوا آپس میں ان کا فساد ۱۱ ہوا ط ۱۱ یہ ۱۱ ہوا کہ قربانی پیش کرو  
 قربانی پیش کرو تو قربانی پیش کی ایک بھائی کی قربانی اللہ نہ ۱۱ قبول کر لی جو  
 برا ۱۱ راست پر تھا جو جھگڑالو نہ ۱۱ میں تھا جو فساد نہ ۱۱ میں تھا اور دوسرے بھائی کی  
 اللہ تعالیٰ نہ ۱۱ قبول نہ ۱۱ میں کی جس نہ ۱۱ اب پھر یہ ایک نیا سلسلہ شروع ۱۱ ہو گیا  
 اچھائی اور برائی کا زمین پر آدم فساد دو پہلے سے ۱۱ ہی ۱۱ وہی تھا اس لئے فرشتوں  
 نہ ۱۱ کہ ۱۱ دیا تھا فساد کر کے گا ۱۱ آدم علیہ السلام کی اولاد نہ ۱۱ پہلے قاتل ۱۱ ہابل قابل دو  
 بھائیوں میں ۱۱ ہوا اب یہاں سے پھر فساد شروع ۱۱ ہو گیا ۱۱ آدم علیہ السلام کا  
 فساد تھا قاتل وہ بھی ایک درخت بن گیا ۱۱ یہ درخت ۱۱ ہی ۱۱ ایک بھائی کا ایشارو ۱۱  
 بھی ایک درخت بن گیا ۱۱ یعنی اچھائی کا بھی ایک درخت بن گیا آدم علیہ السلام کے  
 بعد اللہ تعالیٰ نہ ۱۱ پیغمبروں کا سلسلہ شروع کیا اور ان پیغمبروں کی تعلیمات یہ  
 رہی ۱۱ اچھائی کا درخت بنو برائی کا درخت نہ ۱۱ بنو ۱۱ اچھائی کا درخت بنو گے تم  
 خود بھی خوش رہو گے تمہاری ذات سے دوسروں کا بھی خوشی ۱۱ ہو گی برائی کا  
 درخت بنو گے تم خود بھی ناخوش رہو گے اور تمہاری ذات سے دوسروں کو بھی  
 تکلیف پہنچے گی ۱۱ انبیاء علیہم السلام یہ پیغام دیتے رہے لوگوں نہ ۱۱ یہ سنا لوگوں  
 نہ ۱۱ میں سنا زیادہ تر لوگوں نہ ۱۱ نہ ۱۱ میں سنا انتہاء یہ کہ انبیاء علیہم السلام کو  
 لوگوں نہ ۱۱ قاتل نہ ۱۱ میں کیا ان کے راستے میں رکاوٹیں بھی کھڑی کیں ایک سلسلہ  
 چلتا رہا پیغمبر بھی آئے رہے اچھائی برائی کا درس دیتے رہے شیطان اور  
 ضرورت شیطان بھی اپنا کام کرتی رہی ۱۱ لیکن تاریخ جب پڑھتے ۱۱ میں اس سے

یہی بات ثابت ہو تی ہے کہ انسان نے اللہ کی بات نہ سنی بہت کم انسان ہیں جنہوں نے اللہ کی بات سنی شیطان کی بات زیادہ سنی کتنی ناشکری ہے کتنے ناصفات گزاری ہے کتنی جہالت ہے ظلم ہے کہ رزق اللہ دیتا ہے بات شیطان کی سنی جاتی ہے تحافظ اللہ فرام کر تا ہے ماوش شیطان کو سمجھا جا تا ہے تو یہ سلسلہ چلتا رہا بالآخر اللہ تعالیٰ کا جو پیغام تھا پیغمبروں میں سے وہی ہے تو بتا یا جا تا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے اور اللہ کے اس پیغام کو پھیلاتے رہے عام کر تے رہے کہ اچھائی اختیار کرو اور برائی سے بچو اگر اچھائی اختیار کرو گے تم ہمارے باپ کا ورثہ جنت تمہیں ملے گی اگر تم برائی اختیار کرو گے تو تم ہمارے باپ کا ورثہ جنت تمہیں نہیں ملے گی آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بند حضرت محمد کو اس دنیا میں بھیجا انہوں نے بھی یہی کہا کہ اچھائی اختیار کرو برائی سے بچو اللہ کا پیغام پہنچا یالوگوں نے حضرت محمد کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو دوسرے پیغمبروں کے ساتھ کرتے رہے انتہاء یہ ہے کہ پیغمبر السلام حضرت محمد کے ساتھ انتہائی پذیر آمیز اور ظلم ستم پر مبنی قوم نے نوع انسانی میں کردار ادا کیا اس بات پر انہوں نے اسرار کیا کہ مٹی کے یا پتھر کے یا لکڑی کے مورتی نہ آنکھیں ناک بنا ئی ہوئی تصویر کو ہم خدا مانے گے اللہ کو خدا نہ پیمانے گے حضرت محمد نے فرمایا کہ بھائی یہ تو بول بھی نہیں سکتے یہ تو سنتے بھی نہیں تم ان کو ایک ڈانڈا مارو تم ہمارے اوپر بھی نہیں مار سکتے کہ انہیں صاحب ہمارے باپ بھائی کیوں کہ ان کو پوچھتے ہو انہیں لہذا ہم کیسے اپنے باپ دادا کے خدائوں کو ماننے سے انکار کر دیں کیسے حضور پاک کو بہت اذیت دے دی بہت تکلیفیں پہنچائی اتنی تکالیفیں پہنچائی کہ حضور کا بائی کاٹ کر دیا کھانا پینا بند کر دیا اتنی زیادہ تکلیفیں پہنچائی کہ حضور کا مکہ چھوڑنا پڑا ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اب صورت حال یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نظام کی تکمیل فرما دی جو آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا اس نظام کو اللہ تعالیٰ نے اتنا طویل کیا اتنا پھیلا یا تو وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں پر پھیل گیا اور بات ایک ہی ہے شک نہ کرو اللہ کو ایک مانو اللہ کی عبادت کرو شیطان کا کہنا ہے لیکن ایسا نہیں ہو گا بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پروگرام کی تکمیل کی اور پھر کہ الیوم اکملت لکم دینکم... کہ آج کے دن ایمان کی یقین کی مشاہدہ کی اللہ تعالیٰ کے نظام کی تکمیل ہو گئی عرصوں میں تکمیل ہو گئی اب نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی پروگرام ہی ختم ہو گیا ایک بلڈنگ بن رہی ہے وہ تیار ہو گئی اس میں انجینئر کی کیا ضرورت ہے وہاں کیوں آئے گا اللہ تعالیٰ نے حضور پاک کے ذریعہ دین کی تکمیل کر دی اور حضور تشریف لے گئے یہ بھی نبیوں کا نظام ہے اللہ تعالیٰ کا کہ جو اس دنیا میں آیا مستقر و متاع الٰہی حین... تو اس دنیا میں تھوڑے دن گزارنا ہے تھوڑے دن گزارنے کے بعد آپ کو واپس جانا ہے حضور تشریف لے گئے اب اللہ



تعالیٰ کا ایک اور میزاج ہے ایک اور اللہ تعالیٰ کی عادت ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے میں ولن تجد للہ...تبديلا...ولن تجد للہ...تلايلا...اللہ کی جو شان ہے اللہ کی جو عادت ہے اللہ کی جو مصفیت ہے اللہ کا جو نظام ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوتی نہ اس میں طائل ہوتا ہے نہ وہ تبدیل ہوتا ہے نہ وہ ختم ہوتا ہے اور جب دین کی تکمیل ہو گئی اب سنت کے مطابق اب جو دین کی تکمیل ہے اس دین کی جو تبلیغ ہے اس دین کا جو وصف ہے اس دین کی جو ترغیب ہے اس کا جاری ہونا چاہئے اب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک سلسلہ قائم کیا اولیاء اللہ کا اولیاء اللہ سے مراد یہ ہے کہ نبی پاک کی تعلیمات کو جاری رکھنا ان کے فرائض میں سے ہے یعنی نبی پاک کی تعلیمات کا تسلسل قائم رہے اولیاء اللہ نہ وہ کام کیا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نہ بھی پیغام پہنچا یا اور اولیاء اللہ نہ جو رسول اللہ کے نائب ہیں رسول اللہ کے علوم کے وارث ہیں انہوں نے بھی وہی کام کیا اور انہوں نے تبلیغ بھی شروع کر دی رسول اللہ کی تعلیمات کا احاطہ بھی کیا اور وہ کر رہے ہیں اور اولیاء اللہ کی جو شان ہے وہ یوں ہو گئی کہ انبیاء ایک مخصوص گروہوں کے اللہ تعالیٰ کا منتخب بندہ ہیں کوئی آدمی پیغمبر نہیں ہو سکتا لیکن انسانوں میں اولیاء اللہ ہو سکتے ہیں پیغمبر نہیں ہو سکتا آدمی لیکن ولی ہو سکتا ہے تو اس نظام کے تحت یہ جتنے بھی اولیاء اللہ ہیں جیسے ابھی مخاطب صاحب نے تقریر میں کہا لال شہباز قلندر ہیں، لطیف بھٹائی، دادا صاحب ہیں اور صاحب ایک تھوڑی دیر تو ہم برصغیر کا نام لے رہے ہیں پتا نہ میں افریقہ میں کتنے ہو نگے پتا نہ میں یورپ میں کتنے ہو نگے جہاں جہاں بھی ہیں زمین کے خطے پر جہاں بھی اولیاء اللہ ہیں وہ دراصل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور رسول اللہ خاتم النبیین کی تعلیمات کا تسلسل ہے جو یہ تقریبات منعقد کرتے ہیں ہم سے مراد جو بھی کرتا ہے سلسلہ کے لوگ جتنے بھی سلسلہ ہیں وہ سالانہ ایک تجدید ہے ان کے مشن کی ان کے علم کی جو ترغیب ہے اس کی تجدید ہے تاکہ ہم بیٹھیں اولیاء اللہ کی تعلیمات پر جو رسول اللہ کی تعلیمات ہیں اولیاء اللہ کے مشن پر یہ پیغمبروں کا مشن ہے اچھائی اور برائی کے پروگرام پر جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے عوام میں منتقل کیا اس کا تذکرہ کریں جو باتیں بھولی ہوئی ہیں ان کو یاد کریں اور ان پر عمل کریں حضور قلندر بابا اولیاء بھی دل سے اولیاء اللہ کی طرح رسول اللہ کے وارث ہیں نائب ہیں ان کے علوم ان کو منتقل ہوئے ہیں ان کی تعلیمات اچھائی اور برائی کے تصور پر پھیلی ہوئی ہیں اچھائی کو عام کرو برائی سے اجتناب کرو اچھائی کیا ہے رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق جو اپنے لئے چاہو وہ اپنے بھائی کے لئے چاہو کوئی آدمی اس کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس پر غصہ کرے اس لئے کہ آدمی کا میزاج یہ ہے کہ وہ غصہ پسند نہیں کرتا اب ہمیں کیا کرنا ہے کیوں کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کوئی میرے اوپر غصہ کرے تو اب میری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ میں بھی کیسی پر غصہ نہ کروں کوئی آدمی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ

میرے گھر چوری ہو جائے لہذا ہر آدمی کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی کسی کی چوری نہ کرے کہ کوئی آدمی اس بات کو پسند نہیں کرتا کوئی مجھے گالی دے لہذا میری بھی ذمہ داری ہے کہ میں کسی کو گالی نہ دوں اور یہ سارا عمل رسول اللہ ﷺ نہ کر کے دیکھا یا ﷺ نہ آ پ سب کو پتا ہے نہ آ اس نہ عجیب درندگی کا کردار ادا کیا لیکن جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ اسے معاف کر دیا وہ مارا تھا نہ خنجر اس کا کیا نام تھا حضرت امیر حمزہؓ کے جی...یش تو حضور پاک ﷺ اس کے بارے میں میکتا ہوں میں لکھا ہوا ہے کہ جب ویشی سامنے آتا تھا تو لوگوں نہ یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا یا آجائے تھے اس لئے وہ منہ ادھر کو کر لیتے تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے کہا اس سے کہ وہ میرے سامنے نہ آئے اب اسی بات کو حضور قلندر بابا اولیاءؒ نہ فرمایا کہ بات یہ تھی ویشی رسول اللہ ﷺ سامنے آتا تھا تو اسے اپنے درندگی کا کردار یاد آتا تھا اور وہ شرمندہ ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نہ فرمایا کہ یہ میرے سامنے نہ آئے اس لئے کہ اسے ندامت نہ ہو اب یہ بھی حضور پاک ﷺ کا کردار ہے کہ ہم اپنے آپ کو امتی کہتے ہیں تو امتی کہنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ ہم حضور پاک ﷺ کا اپنے آپ کو امتی کہیں اور ہر وہ کام کریں جو رسول اللہ ﷺ کے لئے نہ پسند ہو یہ تو بہت بڑی گستاخی ہے جو آج ہم لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں اس لئے جمع ہوئے ہیں ایک اللہ کا برگزیدہ بندہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ نہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو اس طرح پھیلا یا ہے پیش کیا ہے اور عملی مظاہر بھی کر کے دیکھا یا ہے اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں ان کی تعلیمات پر عمل کر کے دوسروں تک ان کی تعلیمات پھیلا ئیں اگر ہم نہ حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی تعلیمات پر عمل کیا اور ہم نہ ان کی تعلیمات کو عوام الناس تک پہنچا یا پھر تو ہمارا آنا شریک ہو نا صحیح ہے ورنہ ٹھیک ہے تقریر آپ نے سن لی بڑی اچھی تقریر ہے بڑی اچھی نعتیں پڑھی گئی اور حضور قلندر بابا اولیاءؒ کی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور اپنے بچوں کو بھی عمل کروائیں اپنے احباب اور دوستوں تک بھی وہ علوم پہنچائیں اور زیادہ سے زیادہ عوام الناس تک ان علوم کو پہنچائیں اس میں ایک بات اور بھی ہے اگر ہمارا عمل نہیں ہو گا میں غصہ کرتا ہوں میں کہتا ہوں غصہ نہ کیا کرو کوئی اثر نہیں ہو گا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو گا حضرت عمر کا ایک واقعہ سنا میں عرض کرتا ہوں حضرت عمر کی خدمت میں ماں اپنے بیٹے کو لیکر آئی اور اس نے کہا یا امرولمومنین یہ میرا بیٹا گوڑہت کھا تا ہے میرے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ میں اس کو اس کی خواہش پوری کروں تو آپ اسے منا کریں حضرت عمر نے فرمایا اس کو ایک ہفتہ بعد لیکر آنا وہ خاتون اپنے بچے کو لے گئی ایک ہفتہ کے بعد وہ پھر پہنچی حضرت عمر نے اس بچے کو بلایا اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا بیٹا گڑ کم کھا یا کر تمہاری ماہریشان ہو تی ہے انہوں نے کہا ٹھیک ہے کہ ٹھیک ہے انہوں نے کہا اس کو لیجائو اب یہ جب تو ایسے گوڑہ کی جب ہی کھا ئے گا وہ چلی گئی تو وہاں کو حاضرین تھے انہوں نے کہا امرولمومنین اتنی سی بات کہنے کے

لئے ایک ہفتہ انتظار کر وایا۔ یہ بات تو آپہلا دن بھی کر سکتے تھے تو انہوں نے  
 کہا بات یہ کہ میں خود بھی گوڑ بہت شوق سے کھا تا ہوں ایک ہفتہ تک میں  
 نہ گوڑ نہ کھا نہ کی پرکٹس کی میں نہ ایک ہفتہ تک گوڑ کھا یا نہ میں کم  
 سے کم کھا یا اور مجھے کنٹرول حاصل ہے میں گوڑ کھاؤں یا نہ کھاؤں اگر میں  
 پہلا سے اس نصیحت کر دیتا تو اس کے اوپر اثر نہیں ہوتا اس لئے کہ میں  
 خود گوڑ چھوڑنا چاہتا تھا اب اس کے اوپر اثر ہو گا یہی ہماری صورت حال ہے  
 ہم اپنے بچوں سے بہت کچھ چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں چودہ سال پہلے کے  
 صحابی بن جائیں لیکن جب اپنا عمل اپنا کردار ہمارے سامنے آتا ہے تو ہم سچی  
 بات یہ کہ اپنے آپ سے منافقت کرتے ہیں ہم جتنا آپ سے جھوٹ بولتے ہیں ہم  
 خود جھوٹ بولتے ہیں اور بچوں کے لئے ہیں بیٹا جھوٹ مت بولو ہم خود حق  
 تلفی کرتے ہیں بچوں کو کہتے ہیں حق تلفی بری بات ہے وہ ساری برائیاں جو  
 ہم کرتے ہیں بچوں سے کہتے ہیں یہ ساری برائیاں تم نہ کرو لیکن اس کا حل  
 یہ ہے کہ بچوں پر اثر نہیں ہوتا یہ جو اثر نہیں ہوتا وہ اس لئے نہیں ہوتا  
 ہم خود اپنے آپ سے منافقت کر رہے ہیں اور اس منافقت کا نام جنریشن کیپ  
 رکھ دیا ہے۔ سنتے ہی نہیں جنریشن کیپ ہو گیا جی... بچہ کیسے سنہے ہم تو  
 اپنے آپ سے جھوٹ بول رہے ہیں بتائیے آپ سارے ماشا اللہ بیٹھے ہوئے ہیں آپ  
 بتائیے جو کچھ آپ اپنے بچوں سے چاہتے ہیں اچھائی و سب اچھائی آپ کے اندر  
 موجود ہیں اٹھ اٹھ ٹوکوئی اٹھ اٹھ تو بچے پر کیسے اثر ہو گا ایک باپ  
 چوری کرتا ہے بچہ نہ کہ خبر دار چوری نہیں کرنا وہ کہے گا تو کچھ نہیں  
 باپ سے ڈرے گا کہ کمال ہے باپ چووری کر رہا ہے وہ ہمارے بچے ایک  
 کتاب ہے اس میں واقعہ لکھا ہے میں نے ہی لکھا ہے وہ اور مجھے حضور قلندر  
 بابا ولیاء نے سنا یا سلطان ڈاکو سب نے نام سنا ہے اس کو بڑے فلمیں بنی بڑی  
 کہانیاں اس کے اوپر لکھی گئی بالآخر وہ پکڑا گیا اس پھانسی کی سزا ہو گئی  
 جب پھانسی کی سزا ہو تی ہے تو اس کی آخری خواہش پوچھی جاتی ہے آپ  
 کی آخری خواہش بتائیں میں مرنا سے پہلے اپنی ماں کو دیکھنا چاہتا ہوں تو  
 اس کا مکر دیا اور ماں سے میں ملنا چاہتا ہوں پھانسی کے تختے پر اور وہ  
 پھانسی کے تختے پر کھڑا ہوا پھنڈا اس کے گلے میں ڈال دیا گیا ماں اس کے سامنے  
 آگئی اب ظاہر ہے، ماں نے جس حال میں دیکھا وہ وہ قرار ہو گئی پریشان ہو  
 ن گئی تو اس نے کہا ماں میں نے تجھے یہی دیکھنے کے لئے بلایا تھا تجھے یاد ہے  
 میں جب چھوٹا سا تھا اور اس میں سے اندھے چورا کر لایا تھا اور اندھے کو پکا یا تھا  
 اگر تم وہ اندھے مجھے پکا کر نہیں کھلاتی تو میں سلطان ڈاکو نہ بنتا اگر تم اندھے  
 پکا کر نہ کھلاتی تو آج میں گنٹا نہ بنتا تو نہ مجھے سے سرگوشی کی اندھے مجھے  
 کھلا دیا میں نے اندھے سے مرغی چورائی مرغی سے بکری چورائی بکری سے گائے  
 چورائی ڈاکا ڈالنا شروع کر دیا اور جب پھانسی پر ہواب تو رو کس بات پر  
 رہی ہے کیا ہماری ماں باپ کی حالت میں سب کچھ مختلف ہے ہم اپنے بچوں  
 کو ملاوٹی چیزیں کھلاتے ہیں لیکن ساتھ خود ملاوٹ کرتے ہیں ہم جھوٹ بولتے

بیابان بچوں سے کہتے ہیں جھوٹ نہیں بولواں یہ آپ سب بیٹھے ہوئے ہیں بچے بولتا ہوں ہاں اور امی جی ایسا ہی ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے نہیں ہوتا تو ہمارے ہاں بھی ایسا ہوا ہمارے گھر میں کہ جس نے بچہ نہ بولا ہاں نہ ابھی بھی یہی ہوتا ہے تو میں نے یہ سوچا یہ بچہ ہاں بولتا کیوں ہے بچہ تو وہی بولے گا جو ماں بولے گی جو باپ بولے گا ہاں اس کو سیکھا یا کس نے کوئی فرشتہ سیکھا گئے ہاں جو میرے گھر کے بڑے تھے ان کی باتوں کو نوٹ کیا آپ یقین کریں سارے ہی ہاں بولتے ہیں اور بچے جب ہاں بولتا ہے تو بولتے ہیں جی بولو بچے کو ساری زندگی جی بولو! رتی میں مائیں خود ہاں بولتی رہتی ہیں بچے ہاں ہی بولتا ہے آپ اپنے گھر میں دیکھ جائے کہ جب بچے کو آپ کا کردار وہ نظر نہیں آئے گا جو کردار آپ بچے میں چاہتے ہیں تو بچے وہ کردار کیسے اختیار کرے گا بھئی... بچے کو کہتے ہیں فضول خرچی نہ کرو خود فضول خرچی کرتے ہیں کہ کہتے ہاں جی میرے بڑے عجیب خود تو پانچ ہزار روپے خرچ کر دیتے ہیں میں نے پانچ سو خرچ کئے تو میرے اوپر چلا رہے ہیں تم نے کیوں کئے کوئی جنریشن کیپ نہیں ہے بڑے خراب ہو گئے ہیں بدتمیز ہو گئے ہیں یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے یا اولیاء اللہ کی تعلیمات کے خلاف ہے اگر آپ کو اصلاح کرنی ہے اپنے بچوں کی اپنی اصلاح کرو بچے خود بخود ٹھیک ہو جائے گا اگر آپ کو اپنی قوم کی اصلاح کرنی ہے آپ مصلح قوم ہوں تو آپ اپنی اصلاح کریں قوم ٹھیک ہو جائے گی اب یہاں صورت حال یہ ہے برآمدی ہر آدمی اس بات کی کوشش میں ہے میں دوسرے کی اصلاح کردوں کیوں بھئی آپ کو شش میں ہیں یا نہیں ہے جو کوشش میں ہے ہاتھ اٹھائیں تو ماشاء اللہ تو اس کوشش میں کوئی نہیں ہے کہ میری اصلاح ہو جائے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات یہ ہیں رسول اللہ نے فرمایا جو کچھ اپنے لئے چاہو اپنے بھائیوں کے لئے چاہو اپنے بچوں کے لئے چاہو، وہ اپنے خاندان کے لئے چاہو، وہ اپنی قوم کے لئے چاہو ہم اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں اپنے بچوں کے لئے کچھ چاہتے ہیں اپنی قوم کے لئے کچھ چاہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے پھر ہمارے بچے بھی اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں اور ماں باپ کے لئے کچھ چاہتے ہیں یہ تو ہم نے ان کو تربیت دی ہے اب میں اگر اپنے ماں باپ کی خدمت نہیں کی تو مجھے یہ توقع رکھنا میرے بچے میری خدمت کریں گے کیا یہ انصاف ہے اب جس نے اپنے ماں باپ کی جتنی خدمت کی وہ دیکھ لے اور بچے اس کی جتنی خدمت کر رہے ہیں وہ دیکھ لے تو یہ اولیاء اللہ کی ہیں یہ کہتے ہیں کردار میں کھوج نہیں ہونا چاہئے، سچائی، یونانی چاہئے، خلوص ہونا چاہئے، سرف ہونا چاہئے، آدمی سرف کا مقال ہو جو کہ سچ کہے اگر وہ سچ نہیں کہے گا اس کی کوئی بات نہیں سنے گا اس کا نتیجہ یا خلاصہ یہ نکلا سلسلہ عظیم کے جتنے بھی ہیں بھائی ہیں کارکن ہیں متقلین ہیں حضور قلندر بابا اولیاء کے مانند والے بیان کے اوپر ایک ذمہ داری ہے کہ اپنی اصلاح کریں جب تک اپنی اصلاح نہ ہو دوسرے کی اصلاح اپنانے کی کوشش نہ کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم

صراط مستقیم پر قائم رہو اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کی اللہ سے توفیق مانگو۔ جدو جہد کریں اور کوشش کریں۔ اللہم ربنا ... من الخسرین... ربی جعلنی... يقوم الحساب ... اتنا... عذاب النار... یا اللہ اس مجلس میں جتنے بھی شریک ہوئے ہیں ان کی شرکت کو قبول فرما۔ یا اللہ جو کچھ ہم نے سنا ہے اس پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، یا اللہ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور رسول اللہ کے مشرک پر یا اللہ ہماری روحانی صلاحتیوں کو بیدار فرما۔ یا اللہ ہمیں حضور قلندر بابا اولیاء کے فیض سے مستفیض فرما۔ یا اللہ جو بیمار ہیں ان کو شفاء کلی عطا فرما۔ یا اللہ جو روزگار ہیں ان میں رزق عطا فرما۔ یا اللہ جن لوگوں کو آپ نے اپنی رحمت سے رزق عطا فرما یا ان یا اللہ ان کے رزق میں برکت عطا فرما۔ یا اللہ اپنے حبیب محمد رسول اللہ کی محبت اور رزق عطا فرما۔ یا اللہ ہمیں اپنی ذات کا عرفان نصیب فرما۔ یا اللہ اس تقریب میں عرس کی تقریب میں جن لوگوں نے جس طرح بھی حصہ لیا ہے ان کی خدمت کو قبول فرما۔ یا اللہ ہمیں قلندر بابا اولیاء کے مشن میں زیادہ سے زیادہ پیشکش کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلق... برحمتی یا رحم الرحمین... السلام وعلیکم ... اختتام